ہر انگریزی ماہ کی ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخ کو قادیان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۵

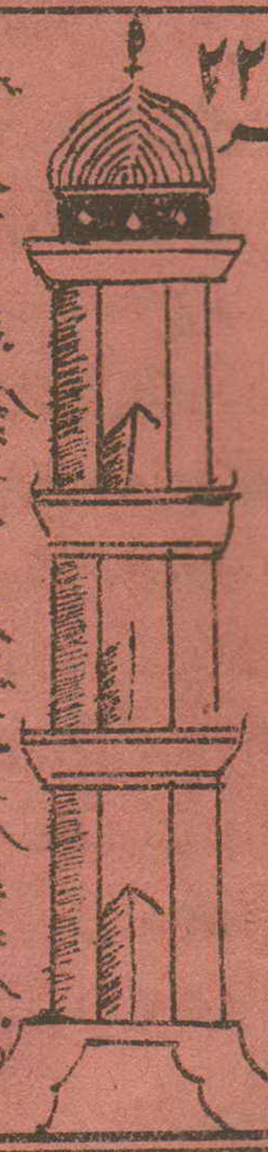

انڈیا میں بھی بیرونجات میں بھی فی پرچہ قیمت فی پرچہ ۱

تاریخ

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۳ | قادیان مورخہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۲۸ء مطابق ۳۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۶ھ | نمبر ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے (۲) حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا مع تمام خاندان رسالت بفضلہ تعالےٰ بخیریت سے ہیں (۳) **درخواست دعا**۔ جامعہ احمدیہ کے ۴ طلباء مولوی فاضل کا امتحان دینے کے واسطے امرتسر گئے ہیں۔ ان میں حضرت صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ خلف اکبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی بھی ہیں۔ اور لاہور امتحان دینے گئے ہیں۔ احباب ان تمام متعلقین کیلئے کامیابی کی دعا فرماویں + (۴) مکرمی میر محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل کی اہلیہ صاحبہ **مولوی** کا امتحان دینے کیواسطے بھمراہی میر صاحب موصوف لاہور تشریف لیگئی ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کیواسطے خاص طور پر دعا فرماویں (۵) جس ڈیڑھ سالہ لڑکی کی گم شدگی کی خبر معزز ہمصر الفضل نے گذشتہ اشاعت میں شائع کی تھی۔ اس معصومہ کی نعش ملی ہے۔ جس کا مختصر واقعہ اسی پرچہ میں دوسری جگہ درج ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (۶) جون کے پہلے ہفتہ میں معزز الفضل کا ایک خاص پرچہ "خاتم النبیین نمبر" شائع ہوگا۔ جسکی تیاری کیلئے مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل نہایت سرگرمی سے مصروف ہیں۔ اور امید ہے۔ کہ اس پرچہ کی شان کیا بلحاظ مضامین اور کیا بلحاظ لکھائی و چھپائی و کاغذ نہایت شاندار ہوگی۔ اس پرچہ میں علاوہ احمدی احباب کے خواتین اور غیر مذاہب

ہمارا فاروق

(از مولوی عبد الاحد صاحب دانوی مولوی فاضل)

مجھ کو پیارا ہے مری آنکھ کا تارا فاروق
ہر مخالف کے مقابل ہے صف آرا فاروق

چٹپٹے اور مزے دار ہیں مضمون اس کے
لوگ کہتے ہیں کہ سچ مچ ہے کرارا فاروق

سامنے اس کے جو آتا ہے وہ کٹ جاتا ہے
دشمنوں کیلئے احمد کے ہے تارا فاروق

اس کا پرچہ جو نکل آیا تو قدسی دوڑے
شورِ عالم میں پڑا لاؤ ہمارا فاروق

احمدی کیوں نہ خریدیں یہ مجاہد پرچہ
ہے یہ تبلیغ و اشاعت کا پیارا فاروق

دین و ایمان کیلئے ہے یہ مقوی دارو
ہر مسلمان کیلئے ہے یہ سہارا فاروق

اس کی خوبی کیلئے بس یہی کافی ہے سند
میر قاسم علی صاحب نے سنوارا فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گم شدہ لڑکی کے واقعات

(۱۴ رماہ حال کو ۹ اور ۱۰ بجے قبل دوپہر کے درمیان محلہ دارالفضل قادیان کے اسد اللہ خاں مکاندار اچیون دکاندار کی ڈیڑھ سالہ لڑکی اکبری بیگم معروف بشیرہ اپنے مکان کے نیچے باہر کھیلتی ہوئی گم ہوگئی۔ جس کی تلاش میں سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب پریسیڈنٹ مجلس منتظمہ قادیان نے بذریعہ سکوٹس جامع احمدیہ و بائی سکول قادیان و دیگر اصحاب تمام گرد و نواح میں سرتوڑ کوشش کی۔ مگر کچھ پتہ نہ چلا آخر ۱۵ رمئی کو ۹ بجے صبح کے تھانہ بٹالہ میں رپورٹ درج کرائی گئی۔ سب انسپکٹر صاحب تھانہ کی طرف سے کنسٹیبل پولیس متعینہ قادیان کو تلاش کا حکم ملا۔ وہ بھی چند احمدیوں کو ہمراہ لیکر گرد و نواح کے دیہات میں تلاش کیلئے گیا۔ مگر کچھ سراغ نہ ملا۔ ۱۶ رمئی کو ۱۲ بجے دوپہر کے قریب میاں فضل محمد صاحب دکاندار چودھری محلہ کو معلوم ہوا۔ کہ اسد اللہ خاں کے مکان کے قریب علی گوہر رہڑو والے کے مکان سے سخت بدبو مردار کی آرہی ہے۔ فضل محمد صاحب نے اس کی اطلاع سید ولی اللہ شاہ صاحب کو بھجوائی۔ وہ فوراً آئے۔ اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن انچارج ہسپتال نور و دیگر چند معززین کو ہمراہ لیکر علی گوہر کے مکان میں گئے تو معلوم ہوا۔ کہ واقعی شدت کے ساتھ وہاں سے مردہ نعش کی بدبو آرہی ہے۔ شاہ صاحب نے اسی وقت اس مکان کی نگرانی اور محاصرہ ہر طرف سے کرا کر بٹالہ میں اطلاع دی۔ پانچ بجے عصر کے وقت بٹالہ سے شیخ محمد شفیع صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر معہ چند سپاہیوں کے آگئے اور تفتیش کرنے لگے۔ علی گوہر کے مکان میں جو علی گوہر کی بیوی اور اس کی بڑی لڑکی مسمات آمنہ تیرہ سالہ تھی۔ ان سے دریافت کیا۔ تو لڑکی مذکورہ نے بتادیا۔ کہ وہ اسد اللہ خاں کی لڑکی بشیرہ کو اپنے مکان میں اٹھا کر لے گئی اور گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔ اور اپنے صحن مکان میں گڑھا کھود کر دبا دی۔ آج تیسرے دن نعش کے سڑنے سے بدبو پھیلنے لگی۔ تو میری والدہ نے دریافت کیا۔ اس پر میں نے اس کو بتلا دیا۔ کہ اس طرح میں نے بشیرہ کو مار کر دبایا ہوا ہے۔ میری والدہ ڈر کر گھبرا گئی۔ اور فوراً نعش کو اس گڑھے سے نکال کر ایک بوری میں ڈال کر باہر ڈھاب میں پھینک آئی ہے۔ جس روز میں بشیرہ کو اٹھا کر لائی اور اس کو مارا۔ میری والدہ ۸ بجے صبح سے مولوی شیر علی صاحب کے گھر گئی ہوئی تھی۔ اور وہاں سے دوپہر کو واپس آئی۔ اس کی غیر حاضری میں میں نے یہ سب کام کیا تھا۔ اس کے بیان کی قاتلہ کی ماں نے تصدیق کی۔ اور بہت سے لوگوں کو ساتھ لے کر پولیس دونوں ماں بیٹی کو نعش کی نشاندہی کے لئے ڈھاب کی طرف لیکر چلی۔ ڈھاب پر جا کر والدہ قاتلہ نے مقتولہ کی نعش جو بوری میں بند تھی۔ اور اوپر گارا کیچڑ ڈالا ہوا تھا نکال کر پیش کی مقتولہ کی والدہ نے اس کو شناخت کیا۔ نعش بٹالہ میں ڈاکٹری معائنہ کے لئے رات ہی کو بھیجوا دی گئی۔ جہاں سے ۱۷ رمئی کو ڈاکٹری نتیجہ آگیا کہ لڑکی کی موت گلا گھونٹنے یا سانس بند کر دینے سے ہوئی ہے۔ ہر دو ملزمہ نے بلا کسی تشدد کے صاف صاف سب واقعہ جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے بیان کر دیا علی گوہر قاتلہ کا باپ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے سرگودہا ملازمت کیلئے گیا ہوا تھا۔ اور قاتلہ کی والدہ وقوعہ کے روز مولوی شیر علی صاحب کے گھر تھی۔ جہاں سے تین چار گھنٹہ بعد گھر واپس آئی۔ دونوں کی عدم موجودگی میں ظالمہ قاتلہ نے بلا وجہ ایک معصومہ کو مار ڈالا۔ بعد برآمدگی نعش پولیس نے تحریری بیانات وغیرہ لینے شروع کئے۔ اور ۱۷ رمئی کو جناب چوہدری سلطان علی صاحب انچارج تھانہ صدر بٹالہ بھی آکر شامل تحقیقات ہو گئے ہر دو افسران پولیس نے بامداد مخدومی سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ و منشی غلام حسن صاحب پنشنر سب انسپکٹر محتسب جماعت احمدیہ قادیان و دیگر کارکنان و معززین جماعت احمدیہ قادیان محلہ دارالفضل نہایت سرگرمی سے ہر ایک امر کے متعلق تفتیش و تحقیق کی۔ غالباً کہ ہر دو سکول کے سکوٹس نے ۱۴ رمئی سے ۱۸ رمئی تک رات دن جس جانفشانی اور مستعدی سے اس تفتیش و جستجو میں کام کیا۔ وہ خاص خدا کا فضل تھا۔ جس کی تعریف ہر دو افسران پولیس نے بھی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بڑی عمر عطا فرمائے۔ اور دارین کی برکات کا وارث بنائے آمین۔

جماعت احمدیہ قادیان نے اس واقعہ کے متعلق جو نمونہ دکھایا۔ اور جس حسن طریق اور مدبرانہ تجاویز سے برآمدگی مقدمہ میں تن دہی سے مصروف رہی۔ کہ رات دن ایک کر دیا۔ اور تمام قرب و جوار کے دیہات اور گھر گھر اور گلی گلی میں گم شدہ لڑکی کی تلاش کی۔ اس کا شکریہ افسران پولیس نے بھی ادا کیا۔ اور یہ واقعی قابل تعریف اور لائق تحسین کام تھا۔ ۱۸ رمئی کو رات کے ۱۰ بجے افسران پولیس ہر دو ملزمہ کو لیکر بٹالہ روانہ ہو گئے۔ یہ ہیں مختصراً واقعات گم شدہ لڑکی کے اور اس کے انجام کے۔ تمام جماعت احمدیہ کو اس حادثہ سے جو عقل و وہم و خیال کے بالکل خلاف واقعہ ہوا۔ ایک حیرت ہے۔ قاتلہ نے وجہ قتل جو بیان کی وہ صرف یہ ہے کہ مقتولہ کی والدہ مجھے اکثر بدذات کہا کرتی اور گالیاں دیا کرتی تھی۔ اور میں جب اس کو بلاتی تھی۔ وہ سختی سے جھڑک دیتی تھی۔ اس لئے مجھے غصہ اور رنج تھا۔ میں نے اس کی لڑکی کو موقعہ پا کر مار ڈالا۔ اسکے سوا کوئی باہمی عداوت قاتلہ اور قاتلہ کے والدین اور مقتولہ کے والدین میں نہ تھی۔ نہ کبھی ان ہر دو گھروں کی مستورات یا مردوں میں کوئی لڑائی جھگڑا ہوا۔ دونوں فریق نہایت غریب اور بے شر تھے۔ قبل از برآمدگی نعش اور واقعات بالا کے معلوم ہونے کے مقتولہ کے والدین نے باوجود بار بار دریافت کرنے کے ایک لمحہ کیلئے بھی قاتلہ کے خاندان پر اپنا شبہ نہیں کیا۔ کہ انہوں نے لڑکی کو مار ڈالا ہے۔ کیونکہ کوئی وجہ شبہ کرنے کی نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے۔ کہ اس قتل کیلئے قاتلہ کو کس امر نے برانگیختہ کیا۔ پولیس نے محسوس کیا کہ جماعت احمدیہ قادیان صداقت اور راستی کی کس قدر حامی اور حقیقی مجرم اور جرائم کی گرفتاری اور برآمدگی میں کس مستعدی سے خدمات انجام دیتی ہے۔ اور جو شخص واقعی ظالم ہو اس کو اس کے کیفر کردار تک پہنچانے میں کسی رشتہ یا (بقیہ دیکھو صفحہ ۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ رمئی ۱۹۲۸ء

احمدی حسن

موعود مہدی کیلئے رمضان میں کسوف و خسوف کا جمع ہونا

(از مخدومی ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن)

بعض لوگوں نے اس نشان کو ملتبس کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر بے سود۔ ایک فہرست چھاپی ہے کہ ۱۳ صدیوں میں چاند گرہن اور سورج گرہن فلاں فلاں رمضان میں جمع ہوئے تھے۔ یہ فہرست بھی بہت کچھ فرضی ہے۔ پھر فلاں فلاں زمانہ میں جب یہ گرہن جمع ہوئے تھے۔ تو مدعئے مہدویت بھی موجود تھے۔ چنانچہ جن لوگوں کے نام دیئے ہیں ان میں بھی جھوٹ ہے۔ مثلاً اکبر بادشاہ کا نام لکھا ہے۔ حالانکہ وہ بیچارا کبھی بھی مدعئ مہدویت نہیں ہوا۔

جو لوگ اس نشان کو ملتبس کرنا چاہتے ہیں ان کو معلوم نہیں۔ کہ حدیث نے اس نشان کے لئے کیا کیا شرائط رکھی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر ایسا نشان پہلے کبھی ہوا۔ اور اس وقت مدعئ مہدویت بھی کوئی ہوا۔ تو کیا اس مدعی نے اس نشان کو اپنے لئے ثبوت میں پیش بھی کیا یا نہیں؟ ہمارے مخالف کا فرض ہے۔ کہ وہ یہ دکھادے۔ کہ کسی مدعی نے اپنے ثبوت میں تحریراً خود یہ نشان پیش کیا ہو۔ کہ دیکھو فلاں سنہ کے رمضان کا کسوف خسوف میرے لئے ظاہر ہونا ہے نشان تو آسمان پر ہوتا ہے۔ اور کروڑوں انسان اسے دیکھتے ہیں۔ کیا وہ سب کے لئے ہے۔ کیا ہر شخص جس کے زمانہ میں یہ آسمانی نشان ظاہر ہو۔ مہدی ہو گیا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ کہ مدعی بھی موجود ہو۔ پھر نشان بھی ہو۔ پھر وہ مدعی اس نشان پر اپنا دعویٰ اور قبضہ بھی کرے۔ ورنہ بلا قبضہ کے وہ نشان کسی کا بھی نہیں ہوگا۔ اگر ہزار کسوف و خسوف جمع ہوا کریں۔ مگر جب تک یہ ثابت نہ ہو۔ کہ کوئی مدعئ مہدویت بھی اس وقت موجود تھا۔ اس نے اس نشان کو اپنا نشان قرار دیا۔ گویا اس پر بر خلاف تمام جہان کے اکیلے قبضہ کر لیا۔ تب تک ہم اس کے ماننے کو تیار نہیں۔ اب جو ۱۳۱۱ھ میں یہ نشان ظاہر ہوا تو کیا ہر شخص دنیا کا مہدی بن گیا۔ ہرگز نہیں بلکہ صرف وہی جو پہلے سے مہدویت کا مدعی تھا۔ اور پھر اس نے اس نشان کو اپنا بنا لیا اور کہدیا کہ دیکھو یہ میری صداقت کا نشان ہے۔ جس طرح شق القمر پر آنحضرتؐ نے لوگوں کو کہا تھا۔ کہ دیکھو گواہ رہنا یہ میرا نشان ہے۔

پس اس نشان کے پورا ہونے کے لئے یہ تین امور ضروری ہیں:۔

(۱) سورج اور چاند گرہن رمضان میں جمع ہوں۔ اور ۱۳ اور ۲۸ تاریخوں پر ہوں۔ نہ کہ کسی اور تاریخ پر کیونکہ ۱۴ اور ۱۵ پر چاند گرہن اور ۲۷ اور ۲۹ پر سورج گرہن لگ سکتا ہے۔ مگر وہ حدیث والا چاند سورج گرہن نہیں ہوگا۔ کیونکہ حدیث کا گرہن وہ ہے جو چاند کی ۱۳ کو لگے اور سورج کی ۲۸ کو لگے۔ پس مخالف سے یہ بھی تصریح پوچھنی چاہیئے۔ کہ آیا جس جمع کسوف و خسوف کو وہ پیش کرتے ہیں۔ وہ انہی خاص دو تاریخوں پر ہوئے تھے یا نہیں۔ جب تک سند کے ساتھ وہ اس کا ثبوت پیش نہ کریں۔ تب تک صرف رمضان میں خسوف کسوف کا جمع ہونا کوئی نشان نہیں۔ کیونکہ حدیث تاریخوں کا تعین کرتی ہے۔ اگر ان دو تاریخوں کے سوا کسی اور تاریخ میں کسی رمضان میں کسوف و خسوف جمع ہو جائے۔ تو مہدی کا نشان نہیں ہے۔ سو جب تک مخالف یہ ثبوت نہ دے کہ اس کا پیش کردہ خسوف کسوف کسی گذشتہ زمانہ میں ۱۳ اور ۲۸ تاریخ کو ہی ہوا تھا۔ تب تک اس کا دعویٰ اس حدیث کے متعلق سننے کے لائق نہیں ہے۔ کیونکہ علم نجوم کے مطابق اور تاریخوں میں بھی کسوف و خسوف جمع ہو سکتا ہے

(۲) دوسرے یہ کہ ایک مدعئ مہدویت اسوقت موجود ہو۔ اور اس نشان سے پہلے موجود ہو۔ اس کی اپنی تحریر سے دعوائے مہدویت ثابت کیا جاوے جس میں اس نے یہ کہا ہو۔ کہ میں ہی موعود مہدی ہوں۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے کہ پھر ایسا مہدی اس نشان کے ہوتے ہی اس پر قبضہ بھی کرے۔ ورنہ بغیر ایسے قبضہ کے وہ خسوف کسوف صرف تغیرات عالم میں سے ایک تغیر ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک کسی نشان پر کوئی مدعی قبضہ نہ کرے۔ تب تک وہ نشان نشان ہی نہیں۔ پس مخالف یا تو یہ دکھا دے۔ کہ زمانہ گذشتہ میں کسی مہدی نے پہلے دعویٰ کیا ہو۔ پھر اس نشان کے ظاہر ہونے پر اس نے اس نشان کو تحریراً یا تقریراً اپنی صداقت میں پیش کیا ہو۔ یا زمانہ موجودہ میں ہی اس نشان کو سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی اور مدعئ مہدویت نے اپنے لئے نشانِ صداقت گردان لیا ہو۔ لیکن اگر ایسا نہیں۔ تو پھر جس کا قبضہ اس نشان پر ہے۔ وہی سچا ہے۔ جب اور کوئی دعویدار ہی نہ ہو۔ تو نشان مشتبہ نہیں ہو سکتا۔

پھر مخالف کے لئے یہ قطعی ناممکن ہے۔ کہ وہ گذشتہ خسوفوں اور کسوفوں کا خاص انہی دو مقررہ تاریخوں پر ہونا ثابت کر سکے۔ صرف رمضان میں سورج گرہن اور چاند گرہن کا جمع ہونا کافی نہیں جب تک وہ ۱۳ اور ۲۸ کو نہ ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو حدیث اس نشان کی بنیاد ہے وہ یہ ہے ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض۔ ینکسف القمر لاوّل لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ۔ مطلب یہ کہ سچا مہدی وہ ہے۔ جس کے قبضہ میں دو نشان ہوں۔ ایک یہ کہ رمضان کا مہینہ ہو۔ اور اس کی ۱۳ر کو چاند گرہن لگے۔ دوسرے یہ کہ ۲۸ر کو اسی مہینہ میں سورج گرہن لگے۔ جب سے آسمان زمین پیدا ہوئے ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا۔

پس ان شرائط پر صرف حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود ہی پورے اترتے ہیں۔ اور ابتدائے آفرینش سے آج تک کوئی نہیں ثابت کر سکتا۔ کہ سوائے ان کے دنیا میں کوئی شخص مدعی مہدویت ہوا ہو۔ پھر اس کے دعوی کے بعد رمضان کی ۱۳ر کو چاند گرہن لگا ہو۔ اور اسی رمضان کی ۲۸ر کو سورج گرہن لگا ہو۔ پھر خود اس مدعی نے ان نشانوں کو اپنے ثبوت میں پیش کیا ہو۔ اگر کوئی شخص ان شرائط کے ساتھ کوئی اور مہدی۔ مہدئے قادیان کے سوا ثابت کر سکے۔ اور آنحضرتؐ کے فرمودہ کی تکذیب کر سکے۔ تو وہ لائق انعام ہے۔ والسلام

اعلیٰ مسہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہم ہر قسم کی چھوٹی بڑی مسہدی پشاوری لنگیاں بحساب دو روپیہ چار آنہ فی گز اور قسم کی مسہدی کناویز عورتوں کے سوٹ کیلئے فی گز ۱ر فروخت کرتے ہیں۔ نیز کلاہ پشاوری جس قیمت اور سائز کا مطلوب ہو بھیجا جا سکتا ہے۔ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پسند نہ آئے۔ تو صرف محصول ڈاک کٹا کر باقی قیمت واپس کر دیجائیگی۔ یا اسکی جگہ دوسری چیز بھیجدی جائیگی۔ احمدی احباب فرمائش بھیجکر فائدہ اٹھائیں مال دوسری دوکانوں کی نسبت عمدہ اور نسبتاً ارزاں ارسال ہوگا۔

پتہ

میاں محمد و غلام حیدر بازار کریم پورہ شہر پشاور

پیغامی مشن

غیر مبایعین سے ایک صد مطالبات

(از مولوی عبدالاحد صاحب دانوی مولوی فاضل قادیان)

۲۵۔ مولوی محمد علی صاحب نے النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۱۴ پر ایک عنوان قائم کیا ہے کہ "بذریعہ اکتساب کمال کو حاصل کرنے والا نبی نہیں کہلا سکتا"۔ اس کے ذیل میں لکھتے ہیں "کسی انسان کی پیروی سے یا اکتساباً جو چیز ملے۔ خواہ وہ کتنا بھی نبوت کے ہمرنگ ہو۔ مگر حقیقی طور پر ہم اسے نبوۃ نہیں کہہ سکتے۔ جس کو خدا کے ہاتھ نے کامل کیا صرف وہی نبی ہے"۔ مراد آپ کی اس سے صرف اتنی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے آنحضرتؐ کی پیروی سے کمالات حاصل کئے۔ لہذا وہ نبی نہیں۔

لیکن سنیئے! حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آپ ایام الصلح کے صفحہ ۱۴۸ پر لکھتے ہیں "یاد رہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے لطف و احسان اس کے انبیاء علیہم السلام پر گوناگوں پیرایوں میں نازل ہوتے ہیں۔ کسی نبی کی علمی اور عملی تکمیل بلا واسطہ ہوئی ہے۔ اور کسی کی تکمیل میں بعض وسائط بھی ہوتے ہیں"۔ دیکھئے کیسے صاف اور کھلے الفاظ میں حضرت فرماتے ہیں کہ بعض کی تکمیل میں بعض وسائط بھی ہوتے ہیں۔ علاوہ اس کے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰؑ کی نسبت آپؑ ایام الصلح کے صفحہ ۱۴۷ پر تحریر فرماتے ہیں "ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔ مگر حضرت عیسےٰؑ اور حضرت موسیٰؑ مکتبوں میں بیٹھے تھے۔ اور حضرت عیسےٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی"۔ نیز قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام خود اپنے استاد کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ ھل اتبعک علےٰ ان تعلمنی مما علمت رشدا۔ کیا میں تیری پیروی کروں۔ تاکہ تو سکھائے۔ مجھے اس چیز سے جو تو رشد سکھایا گیا ہے۔

کیا ان باتوں کی موجودگی میں کوئی غیر مبایع صاحب یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو شخص کسی سے کمالات حاصل کرے۔ وہ نبی نہیں کہلا سکتا۔ اور اس سے حضرت کے نبی نہ ہونے پر استدلال کیا جا سکتا ہے مگر آپ کے اصول موضوعہ کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے آپ کی عدم نبوۃ پر استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب ایام الصلح کے صفحہ ۱۴۷ پر تحریر فرماتے ہیں "سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا۔ تو اس میں یہ اشارہ ہے۔ کہ وہ آنے والا علم دین صحابہ سے ہی حاصل کرے گا۔ اور قرآن و حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ میرا حال یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔ یا کسی کی شاگردی اختیار کی ہے۔ پس یہی مہدویت ہے۔ جو نبوۃ محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے۔ اور اسرار دین بلا واسطہ میرے پر کھولے گئے"۔ کیا مولوی محمد علی صاحب کے ہمرنگ حضرات مولوی صاحب مذکور کے اصل کے ماتحت حضرت مسیح موعودؑ کو نبی تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں؟

۲۶۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک شخص اعتراض کرتا ہے۔ کہ آپ نے تریاق القلوب میں اپنے آپ کو مسیح ناصری پر جزوی فضیلت دی ہے اور رسالہ ریویو جلد اوّل نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷ میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعودؑ بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ پھر ریویو صفحہ ۵۷۴ میں لکھا۔ ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا۔ تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں۔ وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔ خلاصہ اعتراض یہ کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تناقض کو تسلیم کرتے ہیں۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں "رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا۔ اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا۔ سو اس بات کو توجہ سے سن لو۔ کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے۔ کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے لکھا تھا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸)

اس تناقض پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیوں ایسا ہوا۔ جس کا جواب حضرتؑ نے یہ دیا۔ کہ اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریمؑ سے کیا نسبت۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ و ۱۵۰)

مطلب یہ کہ پہلے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی خیال کرتا تھا۔ اور اپنے آپ کو غیر نبی۔ لیکن بعد میں خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر فرما دیا۔ کہ تو بھی نبی ہے۔ اس لئے یہ تناقض پیدا ہوا۔ بات صاف تھی۔ اور کوئی اس میں اخفا پیچ نہ تھا۔ اور یہ ایسا صریح حوالہ ہے۔ کہ اس سے روز روشن کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت ثابت ہوتی ہے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ "اوائل" کا لفظ جو اس عبارت میں مذکور ہے۔ اس سے مراد وہ زمانہ ہے۔ جو قبل دعوی مسیحیت تھا۔ جیسے آپ لکھتے ہیں" بلکہ حضرت صاحب کی کھلی تصریح اس بات کا قطعی فیصلہ کرتی ہے۔ کہ اس سے مراد دعوی مسیحیت سے پہلے کا زمانہ ہے"

(النبوت فی الاسلام صفحہ ۳۲۰)

اب کیا کوئی غیر مبائع دوست اس بات کو حل فرمائیں گے۔ کہ تریاق القلوب دعوی مسیحیت سے پہلے کی کتاب ہے۔ کیونکہ حضرت نے تریاق القلوب میں مسیحؑ پر جزوی فضیلت کا اقرار کیا ہے۔ اور ریویو میں کلی فضیلت کا۔ اگر اوائل سے مراد دعوی مسیحیت سے پہلے کا زمانہ ہے۔ اور اس زمانہ میں آپؑ نے جزوی فضیلت کا اقرار کیا ہے تو چاہیئے تھا۔ کہ اس جزوی فضیلت کا ان کتب میں ذکر ہوتا۔ جو دعوی مسیحیت سے پہلے کی ہیں۔ لیکن دعوی مسیحیت سے مدت بعد کی کتب میں مسیح پر فضیلت کا اقرار کرنا کیا اس بات کو ثابت نہیں کرتا کہ اس اوائل سے مراد دعوی مسیحیت سے پہلے کا زمانہ نہیں۔ بلکہ وہ زمانہ ہے۔ جس میں آپؑ نے مسیحیت کا دعوی کیا تھا۔ لیکن اپنے آپ کو غیر نبی سمجھتے تھے۔

حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں۔

۲۷۔ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعودؑ بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے" (ریویو جلد ۱ نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷)

اوائل میں اگر کوئی امر حضرتؑ کی فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو اُس سے آپؑ جزوی فضیلت قرار دیتے۔ لیکن بعد میں آپؑ نے اپنے آپ کو کلی طور پر مسیحؑ سے افضل کہا!

اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ان فضائل میں سے جو حضرت مسیح ناصری کو حاصل تھے۔ سب سے بڑی فضیلت وہ خطاب نبوۃ تھا۔ جو آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے دیا۔ جس کی بنا پر آپؑ نے دعوی نبوت فرمایا۔ اب اگر حضرت مسیح موعودؑ کو کلی طور پر مسیح ناصریؑ پر فضیلت ہے تو ضرور ہے۔ کہ وہ نبی بھی ہوں۔ اگر نبی نہ تسلیم کئے جائیں۔ تو کلی فضیلت قائم نہیں رہ سکتی۔ لہذا لا محالہ ماننا پڑے گا۔ کہ یا آپؑ نبی ہیں۔ یا آپؑ کو کلی طور پر فضیلت حاصل نہیں؟ کہئے آپ کس بات کو ماننے کے لئے تیار ہیں؟

۲۸۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ کے حاشیہ پہ تحریر فرماتے ہیں "اس جگہ یہ سوال طبعاً ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ کی امت میں بہت سے نبی گذرے ہیں۔ پس اس حالت میں موسیٰؑ کا افضل ہونا لازم آتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس قدر نبی گذرے ہیں۔ ان سب کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا۔ حضرت موسیٰ کا اس میں کچھ دخل نہیں تھا۔ لیکن اس امت میں آنحضرتؐ کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیا ہوئے۔ اور ایک وہ بھی ہوا جو اُمتی بھی ہے۔ اور نبی بھی۔ اس کثرت فیضان کی کسی نبی میں بھی نظیر نہیں مل سکتی"

مذکورہ بالا عبارت میں حضرتؑ نے بیان فرمایا ہے۔ کہ اولیا اس امت میں ہزاروں ہوئے ہیں۔ لیکن نبی صرف ایک ہوا ہے۔ اگر آپ کے خیال کے مطابق حضرت مرزا صاحبؑ کی نبوت اور دیگر محدثین کی نبوت میں کوئی فرق نہیں۔ تو اس کے کیا معنے ہوئے۔ کہ ایک وہ بھی ہوا جو اُمتی بھی ہے اور نبی بھی مجھ پھر تو یوں چاہیئے تھا۔ کہ کئی نبی ہوئے ہیں لیکن صرف ایک کی تخصیص اس بات کو ظاہر کر رہی ہے کہ آپؑ کی نبوت اور دیگر محدثین کی نبوتوں میں فرق تھا۔ کیا کوئی ہے۔ جو اس زبردست مطالبہ کا جواب دے؟

۲۹۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تریاق القلوب صفحہ ۵۴ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔ "ہندوؤں اور عیسائیوں اور سکھوں میں ایک بھی نبی نہیں۔ جو کہ آسمانی نشانوں اور قبولیتوں اور برکتوں میں میرا مقابلہ کر سکے"

یہ آپؑ نے کیوں فرمایا۔ اس لئے کہ آپؑ ایک راستباز اور خدا کے مقربین میں سے تھے۔ آپؑ کو یقین تھا۔ کہ ضرور اللہ تعالیٰ آپؑ کی مدد فرمائیگا کیونکہ خدا کے فرشتے اولیاء اللہ کو بشارتیں دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ نحن اولیاءکم فی الحیوٰۃ الدنیا۔ ہم تمہارے دوست و مددگار ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس دنیا میں۔ حضرتؑ کا یہ فرمانا اور دیگر مذاہب کا آسمانی قبولیتوں میں مقابلہ نہ کرنا بتلاتا ہے۔ کہ آپؑ صراط مستقیم پر علی وجہ البصیرت تھے۔ اور اور دیگر مذاہب والے راستی پر نہ تھے۔ اور نہ ہی انہیں وہ بصیرت تھی۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ خدا کے مسیحؑ کے وہ فرزند جن کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ تریاق القلوب صفحہ ۴۰ پر تحریر فرماتے ہیں "میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے۔ جس کا نام محمود ہے ابھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی۔ اور میں نے مسجد کی دیوار پر لکھا ہوا پایا۔ کہ محمودؓ" اپنی کتاب رسالہ تحفہ ولیز صفحہ ۹۱ پر لکھتے ہیں "خدا کے تعلق اور محبت کے معلوم کرنے کے لئے اس وقت بھی کسی نشان کی ضرورت ہے۔ تو ہم آپ کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ اپنے رسوخ سے کام لے کر پادریوں کو تیار کریں۔ جو اپنے مذہب کی سچائی کے اظہار کے لئے بعض مشکل امور کے لئے دعا مانگیں۔ اور بعض ویسے ہی مشکل امور کے لئے جماعت احمدیہ بھی اللہ تعالےٰ کے حضور التجا کرے۔ مثلاً سخت مریضوں کی شفاء کے لئے جن کو بذریعہ قرعہ اندازی کے آپس میں تقسیم کر لیا جائے۔ پھر آپ دیکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کس کی سنتا ہے"۔ کیا غیر مبائع حضرات اس چیلنج کو منظور کرنے کی جرأت کرینگے۔ اور اپنے لیڈر مولوی محمد علی صاحب کو اس امر پر آمادہ کرینگے کہ وہ قبولیت دعا سے جو خدا کے مقربین کی علامت ہے۔ اپنا اہل حق ہونا ثابت کرے۔ اور اس طرح سے رات دن کے جھگڑوں اور تفرقہ سے جماعت کو نجات ملے۔ اگر وہ اس بات کے لئے آمادہ نہیں ہیں۔ تو سمجھ لیجئے۔ کہ وہ مسائل جو وہ بیان کرتے ہیں۔ کسی صورت میں درست نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ ایک غلط عقائد رکھنے والے اور غلو کرنے والے کے مقابل پر اللہ تعالےٰ اس شخص کو جو صحیح معتقدات کا حامی اور صحیح اعتقاد رکھتا ہے۔ ناکام کرے۔ اور اس شخص کو جو باطل پر ہے۔ فتح دے۔ کیونکہ مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک بندوں کو

اگر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفیق واقعی حضرت مسیح موعودؑ کے حقیقی جانشین ہیں۔ تو کیوں اس مقابلہ کے لئے نہیں آتے۔ کیا کوئی غیر مبایعین میں سے ہے۔ جو اپنے سرگروہ کو اس مقابلہ روحانی کے لئے آمادہ کرے؟

سرورِ کونین کی عملی زندگی کا ایک عدیم النظیر واقعہ

(۱)

حضرت سرکار دو جہان نے جہاں یہ تعلیم دی کہ تمام بنی نوع انسان انسان ہونے کی حیثیت سے مساوی ہیں۔ اور تمام انسان بھائی بھائی ہیں۔ کسی کا ادنیٰ یا اعلیٰ ہونا ذات پات سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کے اعمال و اخلاق سے وابستہ ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ اِنَّ اکرمکم عند اللّٰہِ اتقکم۔ تم میں سب سے زیادہ معزز خدا کی جناب میں وہ ہے۔ جو تم میں سے تقویٰ میں بڑھ کر ہے ؎

وہاں اس تعلیم کو عملی جامہ بھی پہنایا۔ اور آپ کی زندگی میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ میں اس وقت صرف ایک واقعہ آنحضرتؐ کی عملی زندگی کا آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جس سے ایک طرف تو آپؐ کی روحانی زندگی اور آپؐ کی پاکیزگی اور احکام الٰہی کی اطاعت و فرمانبرداری ثابت ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف اسلام کی بے نظیر خوبی دنیا کے سامنے آتی ہے۔ جس کا جواب مروجہ مذاہب میں سے کسی کے پاس نہیں

یہ اسلام ہی کی خوبی ہے۔ کہ اس میں کالے گورے کی تمیز نہیں۔ نہ شودر و برہمن کا جھگڑا ہے اگر کوئی سیاہ فام بدقسمتی سے عیسائیت قبول کرے۔ تو دوسرے عیسائی جو صرف رنگ کے گورے ہی کالے عیسائی سے اور تعلقات اور برادرانہ سلوک تو درکنار خانۂ خدا جہاں خدا کی عبادت کی جاتی ہے۔ میں بھی کالے کو نہیں آنے دیتے۔ کالوں کا گرجا الگ اور گوروں کا الگ ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی ہندو دھرم اختیار کرلے۔ تو کہاں پان اور شادی وغیرہ میں اسے ویسا ہی سمجھا جاتا ہے۔ جیسے وہ ہندو مت قبول کرنے سے پہلے تھا۔

اُدھر دیگر مذاہب کا تو یہ حال ہے۔ مگر آنحضرتؐ فداہ ابی و امی و نفسی کو خدا کے ایک برگزیدہ ہونے کی حیثیت سے دلوں پر حکومت حاصل تھی۔ اور ساتھ ہی اس کے آپؐ عرب کے بااعتب بادشاہ تھے۔ آپؐ کا اس قدر رعب تھا۔ کہ ایک ماہ کی مسافت پر دشمن آپؐ سے ڈرتے تھے۔ باوجود اس کے آپؐ کی یہ حالت تھی۔ کہ آپؐ کا ایک غلام تھا۔ جس کا نام زید تھا۔ جو حارثہ کا بیٹا تھا۔ اور غلام کی حیثیت شودر سے بدرجہا بدتر سمجھی جاتی تھی۔ آپؐ نے اس سے یہ سلوک کیا۔ جو سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ کہ آپؐ نے اسے اپنی پھوپھی کی بیٹی زینبؓ بیاہ دی۔ اور اپنے عمل سے ثابت کر دیا۔ کہ مسلمان سب بھائی بھائی ہیں۔ ان میں کسی ذات پات کی تمیز نہیں۔ ان کے ہاں اگر کوئی بڑا سمجھا جاتا ہے۔ تو اپنی پاکیزگی اور اخلاق کی وجہ سے۔ اور اس بناء پر آپؐ نے ایک غلام کو آزاد کیا۔ اور ساتھ ہی اپنی سگی پھوپھی کی بیٹی بھی اس کے عقد میں لاکر عملی طور پر اپنے مذکورہ بالا دعویٰ کو ثابت کیا۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے۔ جس کی نظیر صفحۂ تاریخ سے مفقود ہے۔ اور یہ خوبی صرف پیارے اسلام ہی کو حاصل ہے۔ کہ اسلام لانے والے کی عملی زندگی۔ اس کے اقوال کی تائید کرتی ہے۔ اور اس میں مساوات

جلسہ کے بانی اور بانی سب ہیں نہیں بانی جلسہ کی بانی رسمی بانی کا الف ہٹا دیں تو بانی رہ جاتا ہے۔ خاکسار عبدالاحد مولوی فاضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن

کیا موجودہ بائبل الہامی ہے؟

(از ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر)

قرآن مجید نے الہامی کتاب کے جانچنے کے لئے جہاں اور کئی شرائط بیان فرمائی ہیں۔ وہاں اس شرط کو بھی ضروری سمجھا ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کا اختلاف نہ پایا جائے۔ جیسا کہ لو کان من عند غیر اللہ لوجد وفیہ اختلافاً کثیراً سے ظاہر ہے۔ چونکہ یہ شرط الہامی کتابوں کے پرکھنے کے لئے بے حد ضروری اور لازمی ہے۔ اس لئے عیسائیوں کو بھی اس کی تصدیق کرنا پڑی۔ جیسا کہ پادری فنڈر کی مندرجہ ذیل تحریر سے ظاہر ہے۔

پادری فنڈر کی تصدیق

"الہام حقیقی میں معانی کا اختلاف نہ ہووے یعنی لازم ہے۔ کہ خدا کی الہامی کتابوں میں سب عمدہ مطالب اور تعلیمیں آپس میں موافق و مطابق ہوں۔ کیونکہ غیر ممکن ہے۔ کہ مطلب اور تعلیم آپس کے برخلاف ہوتے ہوئے دونوں سچ ہو دیں۔ اور **کلام کا اختلاف نامقبولی و نقص کو ظاہر کرتا ہے**۔ اور اس لئے کہ خدا میں جو کامل اور تغیر سے پاک ہے۔ ان ناقص صفتوں کا ہونا ممکن نہیں۔ پس یونہیں خدا کے کلام میں بھی ایسی بات کا ہونا محال ہے۔"

(میزان الحق مطبوعہ لنڈن بار سوم ص۱۱)

پس جب خود عیسائی اصحاب بھی الہامی کتاب کے لئے اس شرط کو ضروری جانتے ہیں۔ تو پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ وہ کس طرح موجودہ بائبل کو خدا کا کلام ماننے میں حق بجانب ہو سکتے ہیں؟ اور کس بنا پر اسے الہامی اور خدا کی کتاب کہنے کی جرأت کی جا سکتی ہے؟ بھلا جس کتاب میں قدم قدم پر اختلافات نظر آئیں۔ وہ الہامی کہلانے کی مستحق ہو سکتی ہے؟ ناواقفوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ بائبل میں کس قسم کا اختلاف نہیں پایا جاتا۔ مگر جو لوگ بائبل کا مطالعہ کرتے ہوئے اس کی متضاد و متخالف تحریروں کو پڑھ چکے ہیں۔ انہیں یہ باور کرانا قطعی محال ہے۔ کہ بائبل میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اگر ہم بائبل کے تمام تضاد و تناقض لکھنے بیٹھیں تو شاید فاروق کے دس پندرہ پرچے بھی ناکافی ثابت ہوں۔ کیونکہ حقیقت میں اس کتاب کے اندر اتنے اختلافات ہیں۔ کہ جن کی نقل کے لئے ایک دفتر چاہیئے۔ چونکہ ان تمام اختلافات کو تحریر کرنا کافی وقت اور جگہ چاہتا ہے۔ جو فی الحال میسّر نہیں۔ اس لئے بطور نمونہ مشتے از خروارے چند اختلافی عبارتیں ہی درج ذیل کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ جو دلیل ہیں بائبل کے غیر الہامی ہونے کی۔ اور بائبل کے غیر الہامی ہونے پر زبردست گواہ ہیں۔

پہلا اختلاف

کتاب پیدائش باب ۱۷ آیت ۱۰۔۱۴ میں لکھا ہے۔ کہ "اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے۔ جسے تم یاد رکھو۔ سو یہ ہے۔ کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے۔ اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو۔ اور یہ اس عہد کا نشان ہوگا۔ جو میرے اور تمہارے درمیان ہو۔ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھ روز کا ہو ختنہ کیا جائیگا۔ کیا گھر کا پیدا ہوا کیا پردیسی سے خریدا ہو۔ جو تیری نسل کا نہیں۔ لازم ہے۔ کہ تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جاوے۔ اور میرا **عہد تمہارے جسموں میں عہد ابدی ہوگا**۔ اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہیں ہوا وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے۔ کہ اس نے میرا عہد توڑا۔"

یہاں تو ختنہ کو عہد ابدی ٹھیرایا۔ مگر اس بائبل کے ایک اور مقام پر یہ لکھا ہوا بھی نظر آتا ہے کہ

"دیکھو میں پولس تم کو کہتا ہوں۔ کہ اگر تم ختنہ کراؤ گے۔ تو مسیح سے تم کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔"

(گلتیان باب ۵ آیت ۲)

کتاب پیدائش میں تو ختنہ کو ضروری ٹھہرایا۔ مگر انجیل میں اسے غیر ضروری اور مضر بتلا دیا۔ کیا اسی کا نام اختلاف نہیں؟ یہی نہیں اور بھی دیکھئے +

دوسرا اختلاف

نامہ گلتیوں باب ۳ آیت ۱۳ میں کہا گیا ہے۔ کہ:۔

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا۔ اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔"

اس جگہ پولوس مسیح کو کھلے بندوں لعنتی بتاتے ہیں۔ مگر اس بائبل میں یہ بھی لکھا رکھا ہے۔ کہ:۔

"پس میں تمہیں جتاتا ہوں۔ کہ جو کوئی خدا کے روح کی ہدایت سے بولتا ہے۔ وہ نہیں کہتا کہ یسوع ملعون ہے۔"

(رسالہ کرنتھیاں ۱ باب ۱۲ آیت ۳)

کس قدر اختلاف ہے۔ ایک جگہ تو مسیح کو لعنتی بتلایا مگر دوسری جگہ ایسا کہنے والے کو گمراہ اور بے ہدایت کہہ دیا۔ اب عیسائی خود ہی بتائیں۔ اس قسم کے اختلافوں کی موجودگی میں بائبل کو الہامی بنانا جائز ہے؟

تیسرا اختلاف

کتاب حزقیل باب ۱۸ آیت ۲۰ میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"وہ جان جو گناہ کرتی ہے۔ سو ہی مرے گی۔ بیٹا باپ کی بدکاری کا بوجھ نہیں اٹھاوے گا۔ اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ اٹھاوے گا۔ صادق کی صداقت اسی پر ہوگی۔ اور شریر کی شرارت اسی پر پڑے گی۔"

اس عبارت میں جو اصول بیان کیا گیا ہے۔ وہ واقعی درست اور معقول ہے۔ جس سے کوئی بھی عقلمند انکار نہیں کر سکتا۔ مگر کیا کریں۔ اس بائبل میں یہ لکھا ہوا بھی نظر آتا ہے۔ کہ:۔

"مسیح ہمارے لئے لعنتی بنا۔ اس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔" (گلتیوں باب ۳ آیت ۱۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی ایک جگہ تو یہ کہا ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے اعمال کا ذمہ دار نہیں۔ بلکہ اچھے یا بُرے عمل کرنے والا آپ اپنے افعال کا ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔ مگر آخر الذکر عبارت میں یہ بتایا۔ کہ بے گناہ مسیح گنہگاروں کے بدلہ پکڑا گیا۔ صلیب پر لٹکا۔ اور لعنتی بنا۔ جو اوّل الذکر عبارت کی تکذیب کر رہا ہے۔

چوتھا اختلاف

انجیل متی باب ۵ آیت ۱۸ میں حضرت مسیح فرماتے ہیں۔

"کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں۔ ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے"

مگر برخلاف اس کے جناب پولوس یوں گویا ہیں

"غرض پہلا حکم کمزور اور بے فائدہ ہونے کے سبب منسوخ ہو گیا"

(عبرانیوں باب ۷ آیت ۱۸)

عقل حیران اور دماغ چکر میں ہے۔ کہ ایک ہی مجموعہ میں اس قسم کی تناقض بیانیاں پڑھتے ہوئے بھی مسیحی اصحاب اسے الہامی کلام سمجھے بیٹھے ہیں۔ جب خود بھی تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ جس کتاب میں اختلاف پایا جائے۔ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتی۔ تو پھر کس بنا پر وہ بائبل کو الہامی کتاب ماننے میں حق بجانب ہو سکتے ہیں؟

پانچواں اختلاف

انجیل یوحنا باب ۸ آیت ۱۴ میں جناب مسیح فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر میں اپنی بابت گواہی دیتا ہوں۔ تو بھی میری گواہی سچ ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ میں کہاں سے آیا ہوں۔ اور کہاں کو جاتا ہوں"

مگر ناظرین کو یقیناً تعجب ہوگا۔ جب وہ اسی کتاب میں حضرت مسیح کا مندرجہ ذیل قول پڑھیں گے کہ:۔

بائبل میں یہ شرط مفقود

"اگر میں اپنے بارہ گواہی دوں۔ تو میری گواہی حق نہیں"

(انجیل یوحنا باب ۵ ورس ۳۱)

پہلے تو اپنی گواہی کو سچ بتایا۔ مگر دوسرے مقام پر اس کو ناحق کہدیا جو یقیناً ایک دوسرے سے متضاد و متناقض ہیں۔

یہی نہیں اور بھی اس ڈھنگ کے بیسیوں اختلاف بائبل سے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر اس امر کے ثبوت کے لئے محولہ بالا پانچ اختلاف ہی کافی سے وافی ہیں۔ کہ موجودہ بائبل ایک ناقص کتاب ہے۔ نہ کہ خدا کا الہامی کلام! کیونکہ جب پادری فنڈر اور دیگر مسیحی اصحاب تسلیم کر چکے۔ کہ جس کتاب میں اختلاف پایا جائے۔ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتی۔ تو ایسی حالت میں بائبل کس طرح الہامی مانی جا سکتی ہے۔ جبکہ اس میں قدم قدم پر اختلاف نظر آ رہے ہوں! پس وہ مسیحی اصحاب جو اپنے پادریوں اور پیشواؤں کے سنے سنائے موجودہ بائبل کو الہامی سمجھے بیٹھے ہیں۔ پہلے پادری فنڈر کے محررہ بالا معیار کو پڑھیں۔ پھر ان اختلافوں کو تاکہ انہیں معلوم ہو۔ کہ جس کتاب کو انہوں نے بغیر کسی تحقیق کے الہامی مان رکھا ہے۔ اس کی وہ اصل حقیقت کیا ہے؟

شنیزی زراعتی آلات و سامان آہنی

بٹالہ کی مشہور و معروف چارہ کترنے کی مشین آہنی رہٹ (پمپ) نہری اونچے رقبہ آبپاشی کے لئے جھلاریں زراعتی فارم کے نمونے کے آہنی ہل۔ خراس (پیل چکی) بیلنہ جات۔ چاولوں کی مشین (رائس مل) سیویاں۔ بھینیاں بنانے کی مشین۔ بادام روغن نکالنے کی مشین وغیرہ وغیرہ منگوانے کیلئے ہماری بالتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے۔ علاوہ ازیں ہر قسم کی ڈھلائی لوہے پیتل وغیرہ کا کام پیٹرن نمونہ آنے پر کرایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔

ایم عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز

احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)

غیر احمدی مشن

تشحیذ سنوری کے عشرہ کاملہ پر ایک نظر

(۲)

فاروق مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء کے صفحہ ۴ پر اس سلسلہ کا نمبر اوّل شائع ہو چکا ہے۔ جس میں یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ انشاء اللہ اگلے نمبر میں ہم سنوری صاحب کی پہلی فصل کاٹ کر دکھلائینگے۔ پس آج ہم ایفاء وعدہ کرتے ہوئے فصل اوّل کو نیلام کرتے ہیں۔

سنوری کی پہلی فصل کی کاشت

سنوری منشی نے عشرہ کاملہ طبع اوّل کے صفحہ ۱۲ سے ۲۹ تک پہلی فصل میں مفتریوں کے تخم کی کاشت کی ہے۔ اور اس زمین شور میں اپنے تخم عمل کو ضائع کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

"اس فصل میں بطور نمونہ ایسے دس کاذب، مدعیان کا کچھ حال لکھا جاتا ہے۔ جن کے دلائل اور دعووں پر مرزا صاحبؑ نے اپنے مشن کی بنیاد رکھی ہے" صـ۱۳

گو تشحیذ سنوری نے اس فصل میں قرآن مجید کی آیت لو تقول علینا بعض الاقاویل الآیۃ کی تکذیب کے لئے بڑی محنت شاقہ سے تحریر کی ہے۔ تاکہ قرآن مجید کا یہ استدلال کہ خدا پر افترا کرنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیاد رسالت و وحی تک ہرگز نہیں پہونچ سکتے۔ وہ جلد ہلاک کئے جاتے ہیں۔ اور اسی کو مرزا صاحبؑ نے جو اپنی صداقت کا معیار قرار دیا ہے۔ کسی طرح غلط ہو جائے۔ کیونکہ سنوری کے کھیت میں دس بیج ایسے موجود ہیں۔ جنہوں نے ۲۳ سال سے زیادہ عمر پائی۔ اس حالت میں کہ وہ ماموریت۔ نبوت۔ رسالت۔ مہدویت اور وحی و الہام کا دعویٰ کرتے رہے۔ چنانچہ سنوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن لکھتا ہے۔ کہ:۔

"مرزا صاحبؑ آیت لو تقول علینا بعض الاقاویل سے یہ نتیجہ لیتے تھے۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوتا۔ تو ۲۳ سال تک مہلت نہ پا سکتا۔ جو زمانہ نبوت ختم الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر ہے۔ لیکن اس آیت سے ان کا یہ استدلال باطل ہے۔ کیونکہ کئی کاذب مدعیان کا زمانہ ۲۳ سال کی مدت سے زیادہ ہے جیسے ابو منصور ۴۷ سال محمد بن تومرت ۴۲ سال۔ حسن بن صباح ۳۵ سال۔ صالح بن طریف ۴۷ سال۔ اکبر بادشاہ ۵۲ سال وغیرہ"

(حاشیہ صفحہ)

شیخ سنوری کے عقل و ایمان کا نمونہ

شیخ سنوری نے عقل اور ایمان سے اپنے نہیدست ہونے کا یہ ثبوت دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف وہ امر منسوب کیا۔ جس کا آپ نے کبھی کسی تحریر میں اقرار نہیں فرمایا چنانچہ فصل ششم کے صفحہ ۴۳ پر لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحبؑ نے انجام آتھم میں لکھا ہے۔ کہ

"(۱) قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسا مفتری دنیا میں دست بدست سزا پاتی ہے۔ خدائے قادر و غیور اس کو امن میں نہیں چھوڑتا۔ اس کی غیرت اس کو جلد ہلاک کرتی ہے۔ انجام آتھم صفحہ ۹۲"

(۲) "خدا تعالےٰ پر افترا کرنے والا جلد مارا جاتا ہے۔ انجام آتھم صفحہ ۵"

(۳) "ہم نہایت کامل تحقیقات سے کہتے ہیں۔ کہ ایسا افترا کبھی کسی زمانہ میں چل نہیں سکا۔ اور خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ پر افترا کرنے والے جلد ہلاک کئے گئے ہیں۔ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۶۳"

یہ تینوں حوالے نقل کر کے آگے سنوری صاحب لکھتے ہیں۔ کہ

"یہ ہر سہ اقوال بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ قرآن شریف میں کہیں ذکر نہیں۔ کہ مفتری جلد ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ خدا پر افترا کرنے والے بعض جلدی مارے گئے۔ بعض بہلے نہایت غریب تھے۔ مگر افترا علی اللہ کرنیکے بعد بادشاہ بن گئے۔ اور عرصہ تک بادشاہت کے ساتھ اپنے افتراء کی بھی اشاعت کرتے رہے" صفحہ ۴۳

افتراء علی اللہ کرنے والوں کی یہ تعریف لکھکر پھر اس کے ساتھ صادق اور راستبازوں کو یوں ملا کر دکھاتا ہے۔ کہ

"یہی حال سچے نبیوں کا ہوا ہے۔ کہ بعض کو دشمنوں نے جلدی شہید کر دیا (جس طرح خدا پر افترا کرنے والے بعض جلدی مارے گئے) اور بعض زیادہ عرصہ تک ہدایت پھیلاتے رہے (جس طرح بعض افترا علی اللہ کرنیکے بعد عرصہ تک اپنے افتراء کی بھی اشاعت کرتے رہے)" صفحہ ۴۳

یہ ہے ایک مکذب انبیاء کے علم و ایمان کا نمونہ۔ جو کہتا ہے۔ کہ کاذب اور صادق مدعیان نبوت میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں۔ جس طرح کاذب مارے گئے۔ اسی طرح صادق بھی مارے گئے۔ جس طرح صادق لمبے عرصہ تک اپنا کام کرتے رہے۔ اسیطرح کاذب بھی بڑی دھوم دھام سے اپنا کام چلاتے رہے۔ اس لئے مرزا صاحبؑ کا یہ لکھنا۔ کہ مفتری علی اللہ جلد ہلاک کئے جاتے ہیں صریح جھوٹا ہے۔ جب کہ صادق انبیاء بھی جلد مارے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ایک مسلمان۔ ایک قرآن مجید کو خدا کا کلام ماننے والا۔ ایک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان رکھنے والا۔ ایک خدا کی زندہ ہستی کو دل سے مان کر زبان سے اقرار کرنے والا انسان کبھی ایسی گستاخی، ایسی بیہودہ بکواس ایسی لغو بیانی نہیں کر سکتا۔ کہ سچے بھی جھوٹوں کی طرح جلد مارے جاتے۔ اور مدت تک اپنی نبوت چلاتے رہے ہیں۔ اور جھوٹے بھی اسی طرح دیکھے گئے ہیں۔ آہ کیسا عبرتناک مقام ہے۔ کہ ایک صادق مامور من اللہ جری اللہ رسول اللہ کی تکذیب کرنے والا ایسا بدحواس ہوتا ہے۔ کہ سچوں اور جھوٹوں کو ایک جیسا بتا کر اپنے ایمان کا پردہ پھاڑ دیتا ہے۔ اور یہ خدا کی طرف سے وہ سزا ہے۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کے بدلہ میں سنوری محرر کو ملی ہے ؛

شیخ سنوری کی خیانت

اس افسوسناک ایمانبازی کے ظاہر کر دینے کے بعد دوسری بات میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ انجام آتھم سے جو اقوال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس نادان سنوری نے لکھے ہیں۔ وہ نہایت بددیانتی سے تحریف کر کے من بعد الکلم عن مواضعہ کے مطابق اپنے اسلاف یہود کی تقلید کی ہے۔ اور حضرت صاحبؑ کے کلام کا مقدم موخر چھوڑ کر درمیانی حصہ نقل کر دیا ہے۔ یا کہیں سے ایک فقرہ لے کر لکھدیا ہے۔ گو وہ بھی اس کے مدعا کی تکذیب کرتا ہے۔ لیکن نادان سنوری نے اپنے اسلام کا اچھا نمونہ نہیں دکھایا۔ جو مخالف کے قول کو پورا نقل نہیں کیا۔

سنوری شیخ نے انجام آتھم کے صفحہ ۹۲ سے ابتدائی حصہ چھوڑ کر جو خیانت کی ہے۔ وہ ذیل کے اصل حوالہ کو پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا ہے۔ کہ:۔

"ہمارے مخالف مولوی اس بات کو جانتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں ایسے شخص سے کس قدر بیزاری ظاہر کی ہے۔ جو خدا تعالےٰ پر افترا باندھے۔ یہاں تک کہ اپنے نبی کریم صلعم کو فرمایا ہے۔ کہ اگر وہ بعض قول میرے پر افترا کرتا۔ تو میں فی الفور پکڑ لیتا اور رگ جان کاٹ دیتا غرض خدا تعالےٰ پر افترا کرنا اور یہ کہنا۔ کہ فلاں فلاں الہام مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوا ہے حالانکہ کچھ بھی نہیں ہوا۔ ایک ایسا سخت گناہ ہے۔ کہ اس کی سزا میں صرف جہنم کی ہی وعید نہیں۔ بلکہ قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسا مفتری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی دنیا میں دست بدست سزا پالیتا ہے۔ اور خدائے قادر غیور کبھی اس کو امن میں نہیں چھوڑتا۔ اور اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے"

(انجام آتھم صـ۹)

یہ جلی عبارت کو سنوری نے نقل کیا۔ اور باقی ساری عبارت جس سے نہایت صفائی سے یہ واضح ہوتا تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ تو کھلے طور پر فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ فلاں الہام مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوا ہے۔ حالانکہ خدا نے کوئی الہام اس کو نہ کیا ہو۔ یہ افترا علی اللہ ہے۔ کہ خدا پر جھوٹ باندھتا ہے ایسے مفتری کو اسی دنیا میں خدا ہلاک کر دیتا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں قرآن مجید سے آیت لو تقول الخ کا ذکر کر کے بتا دیا۔ کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جبکہ یہ فرماتا ہے۔ کہ اگر محمد صلعم کوئی بات ایسی کہے۔ جو ہم نے اس کو نہیں کہی۔ تو ہم اس کی رگ حیات کو کاٹ ڈالیں۔ تو پھر کسی دوسرے تقول کرنے والے اور خدا پر جھوٹ باندھنے والے کا کیا لحاظ ہے۔ کہ اس کو افتراء علی اللہ کی کھلے بندوں عام اجازت ہو۔ اور وہ ہر روز جو چاہے۔ لوگوں کو سنا کر کہتا رہے۔ کہ یہ خدا کی وحی اور الہام ہے۔ جو مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ حالانکہ وہ اس کا اپنا منصوبہ اور کلام ہو۔ ایسی بیّن دلیل کو محرف کر کے پیش کرنا سوائے سنوری منشی کے کسی ایمان دار کا کام نہیں

شیخ سنوری کی بددیانتی

پھر سنوری صاحب نے انجام آتھم کے حاشیہ صـ۶۳ کو محرّف کر کے اپنی بددیانتی کا ثبوت دیا ہے حالانکہ اس حاشیہ میں حضرت صاحبؑ نے مفتری کی پوری تشریح کر دی ہے۔ جس کو سنوری نے اپنی پردہ دری کے خوف سے نقل نہیں کیا۔ اور وہ یہ ہے۔ حضرت صاحبؑ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"افترا سے مراد ہمارے کلام میں وہ افتراء ہے۔ کہ کوئی شخص عمداً اپنی طرف سے بعض کلمات تراش کر یا ایک کتاب بنا کر پھر یہ دعویٰ کرے۔ کہ یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اور اس نے مجھے الہام کیا ہے۔ اور ان باتوں کے بارے میں میرے پر اس کی وحی نازل ہوئی ہے۔ حالانکہ کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ سو ہم نہایت کامل تحقیق سے کہتے ہیں۔ کہ

ایسا افتراء کبھی کسی زمانہ میں چل نہیں سکا۔ اور خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ پر افتراء کرنے والے جلد ہلاک کئے گئے ہیں۔ اور ہم لکھ چکے ہیں۔ کہ توریت بھی یہی گواہی دیتی ہے۔ اور انجیل بھی اور فرقان مجید بھی"

(حاشیہ صـ۶۳)

اس حوالہ کا پہلا اور پچھلا حصہ چھوڑ کر سنوری شیخ نے صرف عبارت جلی کو نقل کر کے یہ لکھ دیا۔ کہ:۔

"یہ ہر سہ اقوال بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ قرآن شریف میں کہیں ذکر نہیں کہ مفتری جلد ہلاک کر دیا جاتا ہے" صـ۲۳

بلکہ قرآن شریف سے تو ایسے لوگوں کو مہلت دی جانیکا ثبوت ملتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ و املی لھم ان کیدی متین"

(عشرہ کاملہ صـ۷)

شیخ سنوری کو چیلنج

ہم بڑے زور سے منشی محمد یعقوب صاحب سنوری مصنف عشرہ کاملہ کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ قرآن مجید سے یہ ثابت کر دے۔ کہ و املی لھم ان کیدی متین کی آیت ایسے مفتریوں کے متعلق ہے۔ جو مامور من اللہ اور صاحب وحی و الہام ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہوں۔ اور ایسے ہی مفتریوں کو مہلت دیجاتی ہے۔ تو ہم ان کو نہ صرف مکذب انبیاء ہی تسلیم کرینگے۔ بلکہ مکذب قرآن بھی ان کو سمجھنے لگیں گے۔ ورنہ خدا سے ڈر کر قرآن مجید کو کھول کر سورہ اعراف میں سے یہ آیت کسی سے نکلوا کر پڑھوا کر ترجمہ کرا کر دیکھ لیں۔ کہ یہ آیت تو مکذبین انبیاء کے حق میں ہے۔ نہ کہ جھوٹا دعویٰ الہام کرنے والوں کے بارے میں اور ساتھ ہی بتلا دیں۔ کہ:۔

ایک زبردست سوال

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے آیت لو تقول علینا کو بطور دلیل صداقت نبوت محمدؐ یہ بیان کیا ہے یا لغو جس سے کوئی حجت قائم نہیں ہو سکتی۔ کیا خدا تعالےٰ کا اس دلیل سے یہ منشاء نہیں۔ کہ اگر ایک بات بھی محمد رسول اللہ صلعم اپنی طرف سے بنا کر ہماری جانب منسوب کرے۔ تو ہم اس کی رگ حیات کاٹ ڈالیں۔ اور یہ جنرل رول ہے۔ اگر یہ دلیل عام نہیں۔ بلکہ صرف آنحضرت صلعم کے لئے ہی خدا تعالےٰ نے یہ قانون بنایا تھا۔ کہ اگر محمد صلعم کوئی افتراء علی اللہ کرے۔ تو ضرور ہلاک کیا جائے۔ لیکن کوئی دوسرا افتراء علی اللہ کرے تو وہ عمر طبعی کو پہونچ جائے گا۔ اور خدا اس کو ہلاک نہیں کرے گا۔ تو اس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کیونکر ثابت ہو سکتی ہے۔ اور اس دلیل سے کسی اہل کتاب کو کس طرح ملزم کیا جا سکتا ہے۔

کاش سنوری صاحب نے اپنے ممدوح مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے پوچھ لیا ہوتا کہ وہ بھی مانتا ہے کہ جھوٹے مدعی نبوت کے متعلق خدا کا قانون یہی ہے۔ کہ اس کو دنیا میں ہی قتل کر دیا جاتا ہے۔ اس کے لئے آپ کو مقدمہ تفسیر ثنائی جلد اوّل کی دلیل چہارم کسی سے پڑھوا کر سننی چاہیئے۔ تاکہ آپ کو حقیقت حال کا علم ہو انشاء اللہ اگلے نمبر میں ہم اس پر اور بھی روشنی ڈالینگے اور آپ کے پیش کردہ دس مدعیان کاذب کے متعلق آپ کی جہالت کو ظاہر کر دینگے۔ فانتظروا۔

اطلاع اگر کسی خریدار کا پتہ غلط ہو تو دفتر فاروق میں اپنا پتہ صحیح کر کے بھیجدیں۔ (مینیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۲)

یا تعلق اور محبت کی مطلق پرواہ نہیں کرتی۔ ہمیں غریب اسد اللہ خاں کی بیگناہ معصوم لڑکی کے ناحق مارے جانے کا دلی افسوس ہے۔ اور دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس مظلوم غریب کو مرحومہ کا نعم البدل عطا فرماوے۔ اور مرنے والی کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور خدا تعالےٰ ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دیوے اور جو قابل رحم ہو اس پر رحم کرے۔ آمین۔ ہم تمام جماعت احمدیہ کے طرف سے عموماً اور جماعت قادیان کی طرف سے خصوصاً اور ساکنین محلہ دارالفضل کی طرف سے بالخصوص پولیس اور مکرمی سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اس مقدمہ میں وہ خدمات انجام دیں۔ جو ان کی شان کے شایان تھیں اور ہر دو افسران پولیس جناب چوہدری سلطان علی صاحب انچارج تھانہ بٹالہ اور شیخ محمد حفیظ صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر بٹالہ کی۔ جنہوں نے اس تفتیش کو شروع کرکے انجام کو پہنچایا صدق دل سے تعریف کرتے۔ اور دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ ہر دو افسران نے اپنا رویہ نہایت ہی شریفانہ رکھا۔ اور کسی قسم کی شکایت کا موقعہ کسی فرد کو پولیس کے رویہ کے متعلق پیدا نہیں ہوا۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ ایسے افسران رعایا کے لئے رحمت کا موجب ہیں۔ اور حکام و رعایا کے باہمی تعلقات کو اچھے سے اچھا بنانے کا ذریعہ ہیں۔ اب چالان عدالت میں جب پیش ہوگا۔ اور اس میں جو کارروائی ہوگی۔ وہ اس وقت شائع کی جائیگی۔ سردست یہ مختصر واقعات ناظرین فاروق کے لئے لکھ دیئے ہیں۔

اطلاع بار دوم

اس سے پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔ کہ ماہ مئی کا آخری ان سب سابقہ خریداروں کے نام وی پی کیا جائیگا۔ اب دوبارہ اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ۲۷ رمئی کا فاروق جن سابقہ خریداروں کے نام میں نے حسن ظنی کی بنا پر فاروق ارسال کیا ہے۔ ان میں سے جن جن احباب نے چندہ خود ارسال فرما دیا۔ ان کو چھوڑ کر باقی سب کے نام وی پی ارسال ہوگا۔ امید ہے کہ وہ وصول فرما دیں۔

آنحضرت صلعم کا حلیہ مبارک

سر ولیم میور اپنی کتاب "محمدؐ اینڈ اسلام" میں آپ کا حلیہ مبارک اس طرح لکھتے ہیں:۔

"محمد (صلعم) درمیانہ قد سے کچھ بڑھ کر تھے۔ آپ کا چہرہ پتلا تھا۔ لیکن اس سے ایک شان ہویدا تھی۔ آپ کا سینہ فراخ اور دراز تھا۔ اور ہیکل عظیم اور جوڑ بند خوب مضبوط۔ آپ کی گردن لمبی اور عجیب طرح سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی۔ آپ کا کر بڑا تھا۔ اور پیشانی کشادہ اور فرخندہ۔ آپ کے گھنے اور سیاہ بال جو کسی قدر شکن دار تھے کانوں پر لٹکتے تھے آنکھیں بڑی اور سیاہ اور گوشہ دار پلکیں جن پر کالی کالی لمبی پلکوں کی جھالر تھی۔ ابرو خمدار اور ملے ہوئے تھے۔ رخسارے لطیف اور سرخی نما تھے۔ ناک بلند اور مثل منقار عقاب تھی۔ لطیف اور سرے پر سے باریک تھی۔ آپ کی لمبی اور گھنی ڈاڑھی سینہ پر پڑتی تھی۔ آپ کے نقش دلربا تھے۔ اور بشرہ پیارا تھا۔ پھر بھی آپ کے بشرہ سے غور و خوض اور زیرکی ٹپکتی تھی۔

خواہ کتنے طیش کی بات ہوتی۔ تو بھی اس کے آثار آپ کے چہرہ پر بہت کم نمودار ہوتے تھے۔ جب کسی وجہ سے جوش آتا بھی تو (صرف اس قدر کہ) رگ (غیرت) آپ کی کشادہ پیشانی پر پھول پڑتی تھی۔ آپ کی آنکھیں جو اکثر سرخ ہوتی تھیں۔ بیکار نہ رہتی تھیں۔ اجنبی آپ کے بارعب چہرے کو نظر ہیبت سے دیکھتا۔ لیکن جوں جوں زیادہ واقفیت ہوتی۔ توں توں آپ کا (مبارک) چہرہ اس کو اعتبار اور اعتماد کا مقام دیتا۔ آپ کی ہر ایک حرکت سے قطعیت ثابت ہوتی تھی۔ آپ تمہاری طرف متوجہ ہوں تو بعض حصہ بدن سے نہیں۔ بلکہ سارے جسم سے۔

آپ کم گو اور کم سخن تھے۔ اس پر بھی عجیب طور پر ملنسار تھے۔ آپ کی تقریر نتیجہ خیز پر معنی و بلیغ اور اکثر ظرافت آمیز اور موثر ہوا کرتی تھی بمقتضاء وقت آپ خوشی کے موقع میں دل سے شامل ہوتے تھے (اور اپنی زندگی) انبساط خاطر سے بسر کرتے تھے) اور کبھی کھل کر بھی ہنس پڑتے تھے۔ لیکن آپ عموماً بولنے کی نسبت سننے بہت تھے۔ آپ اپنے اصحاب پر مہربان اور ان سے باوفا تھے۔ اور بہت سی گہری اور ہمیشہ رہنے والی دوستیوں میں مشہور تھے۔

پبلک لائف میں آپ نہایت فیاض اور فراخ حوصلہ تھے۔ اور آپ خوب جانتے تھے۔ کہ عرب کے دل پسند دستور کے مطابق کسی بیگانہ کو مناسب وقت اعزاز اور تحفہ سے کس طرح اپنا بنا سکتے ہیں۔ لیکن اپنے مخالفوں کی نسبت خصوصاً اپنی زندگی کے پچھلے سالوں میں آپ اکثر انتقام اور شدت والی نفرت ظاہر کرتے تھے۔ اگرچہ آپ نے کسی ایسے دشمن کا جس نے وقت پر آسانی سے آپ کی اطاعت مان لی ہو کم ہی تعاقب کیا ہے"

(ترجمہ از اصل انگریزی) (اہلحدیث)

انسان غایب

گل بکاؤلی کے قصے میں درج ہے۔ کہ تاج الملوک ایک ٹوپی اوڑھ کر نظروں سے غایب ہو جاتا تھا۔ روس کے ایک ڈاکٹر آج کل ایسے مرکبات کی تیاری میں مصروف ہیں جسکے استعمال سے انسانی جسم بالکل غیر مری ہو جائیگا۔ یا اتنا شفاف بن جائے گا۔ کہ اندر کی ایک ایک چیز صاف نظر آنے لگے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مردہ انسانوں اور مردہ جانوروں کے جسموں پر یہ تجربہ کامیاب ہو چکا ہے۔ اب زندہ انسانوں پر اس کا تجربہ کیا جا رہا ہے

ایک عجیب کلاک

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

مان فرانسسکو کے ایک جوہری نے سات مہینے کی محنت کے بعد ایک کلاک بنایا ہے۔ جس کے ذریعہ سے دنیا کے ۲۴ مختلف شہروں کا وقت معلوم ہو سکتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دنیا میں آج تک ایسا کوئی کلاک نہیں بنا۔ وقت کے علاوہ اس سے چاند کے گھٹاؤ بڑھاؤ تاریخ اور دن کی کیفیت بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ کلاک ۸ مربعہ انچ ہے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۱ رمئی ۱۹۲۸ء تک فاروق بک ایجنسی قادیان کی کل کتب رعایتی قیمت میں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

نام کتاب	حصہ	قیمت
سلسلہ کی کتابیں		
تبلیغ رسالت۔ سوائے جلد پنجم و ششم کے جلد اوّل۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ ہفتم۔ ہشتم۔ نہم۔ دہم۔ ان جلدوں میں حضرت مسیح موعود کے نایاب اشتہارات ۱۸۷۷ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک جمع کر دیئے ہیں	فی حصہ	۱۸ر
التنقید۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا مسکت و دندان شکن جواب ؛		۳ر
صادق کلمات مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ ہفوات مرزا کا جواب۔		۴ر
فیصلہ الٰہی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا آخری فیصلہ اور اس کی اصل حقیقت کا انکشاف۔		۲ر
مرقع ثنائی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا وہ پرچہ اخبار جس میں امرتسری نے مباہلہ سے انکار کیا تھا		۷ر
فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی۔ امرتسری کے مسلمات پر خدا نے جو آخری فیصلہ فرمایا۔ کہ ثناء اللہ زندہ رکھ کر حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو ثابت کر دیا۔ اس کی مکمل بحث اور اس کے ساتھ حضرت اقدسؑ کے اصلی خط کا عکس اتار کر شامل کیا گیا ہے۔		۴ر
علماء خلف۔ ندوۃ العلماء نے علماء سلف نام سے ایک کتاب شائع کی جسمیں گذشتہ علماء کے اخلاق اور دینداری کے نمونے پیش کئے گئے تھے۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے اس کتاب کا مصرع ثانی علماء خلف کے نام سے لکھ کر موجودہ علماء کی بیدینی اور شرارتوں اور اخلاقوں کا صحیح فوٹو اتار کر پیش کر کے دکھا دیا۔ کہ سلف جن کے وہ تھے۔ خلف ان کے یہ ہیں۔۔		۸ر
ثنائی قرار اور مباہلہ سے انکار۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے جب امرتسری کو مباہلہ کیلئے لکھا۔ امرتسری نے ہمیشہ انکار کیا اور فرار۔ اور کبھی اس فیصلہ کی طرف نہ آیا اس رسالہ میں دلچسپ حالات ثناء اللہ صاحب کے ہیں۔۔۔		۸ر
مباحثہ مونگھیر حصہ اوّل دوم۔ وفات مسیح پر تحریری مباحثہ ہے۔ ہر دو حصہ		۸ر

نام کتاب	حصہ	قیمت
عشرہ سوالات کے جوابات۔ غیر احمدیوں کے علماء نے جو سب سے بڑے دس سوالات ایسے کئے تھے۔ جن کا جواب ان کے خیال میں سلسلہ احمدیہ نہیں دے سکتا تھا ان کے مکمل مفصل اور مدلل ایسے جواب لکھے گئے ہیں۔ کہ انشاء اللہ قیامت تک نہ بھولیں گے۔ چند نسخے باقی ہیں جلد منگاؤ۔ بہتر کتاب ہے۔	حصہ	۱ر
النبوۃ فی الالہام دنی الاحادیث ۲ حصہ قابل دید		۱۲ر
ثنائی ہرزہ درائی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی وہ تمام گالیاں ردیف دارالف سے لیکر ی تک اس رسالہ میں جمع کر دی ہیں۔ جو ثناء اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اوّلؓ و دیگر اراکین جماعت کو اپنے اخبار اہلحدیث اور مرقع کے ذریعہ دیں۔		۳ر
چودھویں صدی کا یہودی۔ مولوی ثناء اللہ نے ایک رسالہ چودھویں صدی کا مسیح شائع کیا تھا۔ اس کے مقابلہ میں یہ رسالہ امرتسری کی شان میں لکھا گیا۔		۲ر
احمدی نمبر اوّل یہود و نصاریٰ کے ساتھ غیر احمدی علماء کی مماثلت حسب پیشگوئی آنحضرت صلعم ثابت کی گئی ہے۔۔		۴ر
بحر حقیقت محمد علی مونگیری علیہ ما علیہ کے مریدوں کے ایک رسالہ کا جو حضرت اقدسؑ کے خلاف شائع ہوا تھا۔ تحقیقی جواب۔۔		۲ر
تنقید صحیح فرقہ بابیہ نے ایک رسالہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھ کر یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی تھی کہ مہدی و مسیح دو وجود ہیں۔ ایک علی محمد باب اور دوسرا ہما اللہ۔ اس کے جواب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس سلمہٗ دمشق نے یہ لاجواب رسالہ لکھا ہے۔ جس کی تردید بابیوں سے نہ ہو سکی۔ بابی مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے یہ رسالہ عجیب ہے		۸ر
اذہاق الباطل۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام		۸ر

نام کتاب	حصہ	قیمت
کے سابقہ عقائد جن میں حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت و رسالت حقیقی کا اقرار ہے۔	۲ر	۱ر
ہدایات زرّیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے مبلغین اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے جو مکمل ہدایات فرمائی ہیں۔ وہ اس میں درج کی گئی ہیں۔ ہر ایک احمدیؑ کو جو شوق تبلیغ رکھتا ہے۔ اس ہدایت نامہ کا ہر وقت اپنی جیب میں رکھنا ضروری ہے۔ اور اس کے مطابق تبلیغ کرنے سے کبھی ناکامیابی نہیں ہوگی۔ حضور کی خواہش ہے۔ کہ ہر ایک احمدیؑ خواندہ اس پر عمل کرے۔	۱۰ر	۵ر
تصدیق کلام ربانی۔ آریوں نے ایک رسالہ نہایت گندہ مسلمانی کے بانی کی کہانی" نام سے آنحضرت صلعم کی شان میں گستاخانہ لکھا تھا۔ اس کا نہایت قابل دید اور لائق شنید یہ جواب ہے۔ جس میں بڑے بڑے فلاسفر اور عیسائی مصنفوں کی قلم سے آنحضرت صلعم کی شان اعلیٰ کا ثبوت نقل کیا گیا ہے۔ اور آریوں کے کل اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔	عدد ۸ر	
تار پیڈو۔ چھوت چھات کے متعلق یہ دندان رسالہ ہے۔ جس نے پنجاب میں اس قدر مقبولیت حاصل کی۔ کہ اب تیسری دفعہ طبع کرایا گیا ہے۔ ہر مسلمان کے ہاتھ میں یہ رسالہ ہونا ضروری ہے۔۔۔	۴ر	۳ر
دیدک توحید کا آئینہ۔ دیکھنے کے قابل ہے۔	۲ر	۱ر
ایک مسلمان کا پیغام۔ سکھوں کے نام قابل دید ہے	۲ر	۱ر
تنبیہ زباندراز۔ ایک آریہ کی سرزنش و گوشمالی۔	۱۰ر	۱ر
پیدائش عالم دیانندیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ دنیا کا سلسلہ ازل سے چلا آیا ہے۔ اور پیدائش شدہ نہیں ہے۔ اس مسئلہ پر لاجواب یہ تصنیف ہے	۳ر	۱ر
رسالہ گوشت خوری۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔	۲ر	۱ر
دھرمپال کا کچا چٹھا قابل دید ہے۔	۱ر	۰ر
ازالۃ الشکوک۔ آریوں کے بیس اعتراضات (پنجاب) کے جوابات۔	۲ر	۱ر

مسلنے کا پتہ:۔ مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور